کیا قرآن آسمانی کتاب ہے؟

(قسط ۳)

رئیس فاطمہ، شعبہ کلیات طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی۔ علیگڑھ۔

قرآن پاک نے انسانی ذہن کو وہ پرواز تخیل عطا کیا ہے کہ وہ اس قابل ہو گیا کہ اس مادی دنیا کے تمام بندھنوں کو توڑ کر یہ سوچے کہ اس مادی دنیا میں ایسے بہت سے رموز و اشارات پوشیدہ ہیں جو بالآخر اسے اللہ خالق و معبود کی طرف واپس لے جاتے ہیں۔ قرآن کے ذریعہ ہی انسان کو یہ علم حاصل ہوا کہ تمام دنیا اسی تبارک تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اس میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ نے اس لیے بنایا ہے کہ وہ تلاش و جستجو کے ذریعہ اس سے مستفید ہو سکے۔ اور اس تلاش و جستجو کا طریقہ بھی قرآن پاک ہی سکھاتا ہے۔

قرآن پاک نے خود دعویٰ کیا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لیے ایک رشد و ہدایت کی کتاب ہے۔ اس کا پیغام کسی ایک گروہ یا فرقے کے لیے نہیں ہے بلکہ تمام بنی نوع کے لیے ہے۔ اور نہ ہی کسی ایک متعین و مقرر وقت کیلئے ہے بلکہ یہ قیامت تک کیلئے ہر دور کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ کوئی انسان کی تخلیق کردہ کتاب انسانیت کے لیے مشعل راہ نہیں بن سکتی۔

آج کے دور میں انسان کی سیاسی، معاشی اور سماجی زندگی میں جو مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان سب کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت میں ہم قرآن میں پاتے ہیں۔ قرآن پاک نہ صرف ہم کو رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے بلکہ وہ اس کا مظہر ہے کہ ہم اسے اچھی طرح سمجھیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ اس کی ایک ایک بات ہمارے دلوں کو چھوتی ہے اور ہمارے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کے جواب دیتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے دلوں میں امید کا چراغ بھی روشن کرتی ہے کہ ہمارا خالق اگر غضبناک ہے تو بہت ہی زیادہ کریم بھی ہے جو ہمیں ہماری غلطیوں پر معاف بھی فرمائیگا۔ سر ولیم میور کہتا ہے:

"قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکر گذاری پر جھکا دیا۔ وہ کمال ہے جس سے دنیا کی تمام کتابیں عاجز ہیں۔"[1]

یہ قرآن ہی تو ہے جس کے ذریعہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہی ہماری تمام ضرورتوں کو پیدائش سے موت تک پورا کرنے والا ہے۔ یہ ہی نہیں بلکہ ایٹم جیسے چھوٹے سے چھوٹے عنصر سے لے کر بڑی بڑی طاقتور چیزیں سب اللہ کے بنائے ہوئے قدرتی نظام کے مطابق پیرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کرکے اندھیرے میں بھٹکنے کے لئے نہیں چھوڑ دیا بلکہ اسے اتنی ہی حقیقت کی جانکاری دی جس کے ذریعہ عدل و انصاف اور امن کے ساتھ اپنی زندگی باعزت طور پر گذار سکے۔

۱؎ عبدالقیوم ندوی: قرآن اور امن کی تعلیمات ص[illegible]

سارا علم صحف کے ذریعہ ہی حاصل ہوا جو وقفہ وقفہ سے پیغمبروں پر نازل ہوتا
رہا ہے۔ قرآن پاک سے پہلے صحف آسمانی میں تحریف کرلی گئی۔ مگر ایک
قرآن ہی ایسا صحیفہ آسمانی ہے جو آج تک ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ پاک نے
جبرئیل کے ذریعہ نبی آخر الزماں پر نازل فرمایا تھا۔ قرآن پاک ایک ایسی کتاب
ہے جو کسی ایک عنوان یا مضمون پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے
جس میں ہمیں مذہبی علوم، فلسفیانہ علوم، تاریخی، معاشی، سماجی، سیاسی عدل
و انصاف، داخلی و خارجی تعلقات، گناہ، عذاب، محبت و اخلاقیات یعنی کہ سب
کچھ ملیگا۔ ہم دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کا بنیادی مضمون انسانیت
اور اس سے متعلقات ہیں جیسا کہ قرآن خود شاہد ہے :

"شھر رمضان الذی أنزل فیه القرآن ھدًی للناس وبینٰت
من الھدی والفرقان"[1]

ہم آج کے دور میں دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے
جن کے زیادہ تر اعمال قرآن پاک کی انھیں تعلیمات کے نزدیک ہیں۔ اور اہل
میں ان لوگوں کی کثرت ہے جنکے اعمال قرآنی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں یہی وجہ ہے
کہ ہم انھیں ترقی کی انتہائی بلندیوں پر پائے جاتے ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرنے
والے زیادہ تر مسلمان تنزلی کی راہ پر ہیں۔ حالانکہ ہمارے سامنے قرآن پاک جیسی
ایک مکمل کتاب موجود ہے جو ہمیں ہر طرح کی تعلیم و ہدایت دیتی ہے مثال کے
طور پر علم حاصل کرنا اسکو فروغ دینا ہر مسلمان کا فرض بتایا گیا ہے۔ قرآن خود کہتا
ہے کہ علم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے :

---

[1] ۲ : ۱۸۵

آج کے عہد میں انسان کی سیاسی معاشی اور سماجی زندگی میں ہم جو کچھ ترقی دیکھ رہے ہیں ان سب کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت میں ہم قرآن میں پاتے ہیں۔ قرآن پاک نہ صرف ہم کو رشد وہدایت کی راہ دکھاتا ہے بلکہ وہ اس پر بھی مصر ہے کہ ہم اسے اچھی طرح سمجھیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ اس کی ایک ایک بات ہمارے دلوں کو چھوتی ہے اور ہمارے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کے جواب دیتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہ ہمارے دلوں میں امید کا چراغ بھی روشن کرتی ہے کہ ہمارا خالق اگر غضبناک ہے تو بہت ہی زیادہ رحیم وکریم بھی ہے جو ہمیں ہماری غلطیوں پر معاف بھی فرمائیگا۔ سر ولیم میور کہتا ہے:

"قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکر گذاری پر جھکا دیا۔ یہ وہ کمال ہے جس سے دنیا کی تمام کتابیں عاجز ہیں"[1]

یہ قرآن ہی تو ہے جس کے ذریعہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، وہی ہماری تمام ضرورتوں کو پیدائش سے موت تک پورا کرنے والا ہے۔ یہ ہی نہیں بلکہ ایٹم جیسے چھوٹے سے چھوٹے عنصر سے لے کر بڑی بڑی طاقتور چیزیں سب اللہ کے بنائے ہوئے قدرتی نظام کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کرکے اندھیرے میں بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑ دیا بلکہ اسے اتنی ہی حقیقت کی جانکاری دی جس کے ذریعہ وہ عدل وانصاف اور امن کے ساتھ اپنی زندگی باعزت طور پر گذار سکے۔ حدیہ

---

[1] عبدالقیوم ندوی: قرآن اور اس کی تعلیمات ص [illegible]

سارا علم صحف کے ذریعے ہی حاصل ہوا جو وقتاً فوقتاً پیغمبروں پر نازل ہوتے رہے ہیں۔ قرآن پاک سے پہلے صحف آسمانی میں تحریف کر لی گئی۔ مگر ایک قرآن پاک ہی ایسا صحیفۂ آسمانی ہے جو آج تک ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ پاک نے جبرئیل کے ذریعے محمد نبی آخر الزماں پر نازل فرمایا تھا۔ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جو کسی ایک عنوان یا مضمون پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہمیں مذہبی علوم، فلسفیانہ علوم، تاریخی، معاشی، سماجی، سیاسی، عدل و انصاف، داخلی و خارجی تعلقات، گناہ، عذاب، محبت و اخلاقیات یعنی کہ سب کچھ ملیگا۔ ہم دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کا بنیادی مضمون انسانیت اور اس سے متعلقات ہیں جیسا کہ قرآن خود شاہد ہے:

"شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدی والفرقان" ج ۲ ؎

ہم آج کے دور میں دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کے زیادہ تر اعمال قرآن پاک کی انھیں تعلیمات کے نزدیک ہیں۔ اور اہل میں ان لوگوں کی کثرت ہے جنکے اعمال قرآنی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم انھیں ترقی کی انتہائی بلندیوں پر پائے جاتے ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے زیادہ تر مسلمان تنزلی کی راہ پر ہیں۔ حالانکہ ہمارے سامنے قرآن پاک جیسی ایک مثالی کتاب موجود ہے جو ہمیں ہر طرح کی تعلیم و ہدایت دیتی ہے مثال کے طور پر علم حاصل کرنا اسکو فروغ دینا ہر مسلمان کا فرض بتایا گیا ہے۔ قرآن خود کہتا ہے کہ علم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے:

؎ ۲ : ۱۸۵

"قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون" [۳]

قرآن پاک علم کی اہمیت کو دوسری جگہ اس طرح بیان کرتا ہے:

"ولقد اخترنٰھم علی علم علی العٰلمین" [۴]

اس کے علاوہ قرآن پاک خود اپنی مدافعت کے طریقے بتاتا ہے:

"یاایھا الذین امنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعاً" [۵]

یہاں تک کہ نماز کے دوران بھی اپنی حفاظت کا طریقہ بتاتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز کے درمیان اپنی حفاظت سے غافل ہو کر مارے نہ جائیں [۶]۔ قرآن پاک نے ہمیں بہادری کی بھی اسی طرح دی ہے کہ اے مومنو جب کبھی کافروں سے جنگ ہو تو تم پیٹھ مت دکھاؤ اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تم پر غضب ناک ہوگا اور جہنم تمہارا مقام ہوگا [۷]۔

اسی طرح پورے قرآن پاک میں ہم ہدایت پاتے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی ملک میں، دنیا میں کسی کونے میں کسی بھی بحران کا سامنا ہوتا ہے تو اصحاب فہم و ادراک اور معزز لوگوں کو اکٹھا کر کے مشورے کیے جاتے ہیں اور اس بحران سے نپٹنے کے طریقے سجھائے جاتے ہیں۔ یہ انسانیت کا وہ پہلو ہے

۳۔ ۳۹ : ۹

۴۔ ۴۴ : ۳۲

۵۔ ۴ : ۷۱

۶۔ ۴ : ۱۰۲

۷۔ ۸ : ۱۵+۱۶

جس کی تعلیم قرآن ہمیں بہت پہلے دے چکا ہے:

" وشاورهم في الأمر" ۸

اللہ تعالیٰ نے محنت کرنیوالوں کو اجر دینے کا وعدہ کیا ہے:

" ونعم اجر العٰملين" ۹

آج کے دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ صفائی پر کتنا زور دیا جاتا ہے صفائی کو صحت کا ضامن قرار دیا گیا ہے مگر صفائی کا یہ تصور بھی انسان کو بہت پہلے قرآن کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے:

" ان اللہ یحب التوابين ويحب المتطهرين" ۱۰

" وثيابك فطهر والرجز فاهجر" ۱۱

" تاریخ شاہد ہے کہ اسلام سے پہلے عورت کی کوئی قدر ومنزلت نہ تھی اور نہ ہی انکے کوئی حقوق تھے۔ اسلام نے ان کے حقوق مقرر کئے اور مقام عزت متعین کیا جسکی مثال کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔ آج بھی اس نام نہاد ترقی کے دور میں کہیں عورت کو "ستی" کے نام پر زندہ جلا دیا جاتا ہے کہیں اسے جھوٹی عزت اور آن کی خوف سے دنیا میں آتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا ہے کہیں دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی کے لیے قربان کر دیا جاتا ہے تو کہیں پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے بیچ دیا جاتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کو دنیا کی سب سے زیادہ

۸۔ ۳: ۱۵۹۔ یہی بات سورۃ الشوریٰ کی آیت ۳۸ میں بھی ہے۔

۹۔ ۳: ۱۳۶

۱۰۔ ۲: ۲۲۲

۱۱۔ ۷۴: ۴+۵

مہذب اور ترقی یافتہ قوموں کے علمبردار کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انکے یہاں عورتوں کو سب سے زیادہ آزادی اور مساوی حقوق حاصل ہیں عورتوں کو چند دنوں کیلئے شریک حیات بناکر طلاق جیسی منحوس اور قابل نفرت تحفہ سے نواز کر ذلیل کرتے ہیں اور اس سلسلے میں تا زندگی قائم رکھتے ہیں۔ یہ قرآن پاک ہی ہے جو حقیقت میں ہمیں عورتوں کی عزت کرنا سکھاتا ہے:

"وعاشروھن بالمعروف" [۱۲]

خداوند کریم سورۃ بقرۃ میں ارشاد فرماتا ہے ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف یعنی جسطرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ یہی نہیں پوری ایک سورۃ النساء عورتوں کے معاملات سے متعلق نازل فرمائی۔

اسلام ایک علمی اور عملی مذہب ہے جسکے لیے قرآن پاک کو ہدایت بناکر ہمارے سامنے رسولؐ نے پیش کیا۔ یہ تمام دنیا کیلئے اخلاق و عبادت اور علوم وضاعات کی تبلیغ کرتا ہے۔ قرآن کا تخاطب ہر سطح کے خاص و عام لوگوں سے ہے یہ انسانی زندگی کیلئے ایک مکمل دین اور جامع نظام فکر وعمل پیش کرتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی انفرادی یا اجتماعی شعبہ ایسا نہیں جسکے لیے قرآن نے واضح ہدایت اور اصولی احکام نہ دیئے ہوں۔

قرآن پاک کی بلاغت، مضامین کی عظمت اور اس کے اسلوب و بیان کی شوکت کے سامنے انسان نے ہمیشہ اپنے کو عاجز پایا۔ امام رازی کا کہنا ہے:

"میں نے علم کلام کے سارے مباحث اور فلسفے کے تمام ابواب پر غور...

۱۲؎ ۔ ۴: ۱۹ ۔